سوال

(52) حدود حرم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدود حرم کا حدود اربعہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ حرم کے حدود سب سے پہلے حضرت ابراہیم نے متعین کیے تھے اور حرم کے چاروں طرف ان مقامات پر نشان لگا دیے تھے کہ جہاں حرم کی حدود ختم ہوتی ہیں، عموماً ان مقامات کی نشاندہی ان پتھروں سے ہوتی تھی کہ جنہیں اس مقصد کے لیے حد حرم پر گاڑ دیا جاتا ہے، انہیں انصاب کہا جاتا ہے۔

ابن حجر ہیثمی مکی نے شرح مناسک الایضاح میں یہ تین اشعار درج کیے ہیں جن میں حدود حرم کا مجمل بیان آ گیا ہے:

وللحرم التحدید من أرض طیبة ثلاثة أمیال إذا رمت اتقانہ

بجانب مدینہ حرم کی حدود تین میل پر ہیں، اگر تم صحت کے ساتھ جاننا چاہتے ہو۔

وسبعة أمیال عراق وطائف وجدة عشر ثم تسع جعرانة

عراق وطائف کے راستے پر سات میل کے فاصلے پر اور جدہ کے راستے پر دس میل کے فاصلے پر اور جعرانہ والے راستے پر نو میل کے فاصلے پر اس کی حدود ہیں۔

ومن یمن سبع بتقدیم سینہا وقد کملت فاشکر لربک احسانہ

اور یمن کے راستے پر سات میل کے فاصلے پر (سبع جو حرف 'س، سے شروع ہوتا ہے) اور یہ مکمل بیان ہو گیا تو اپنے رب کے احسان کا شکریہ ادا کر۔ (سبل الهدی والرشاد: 1 (201

تقی الدین فاسی نے اپنی کتاب شفاء الغرام میں مشہور مصنف ازرقی کی کتاب ''اخبار مکہ،، سے حرم کے نشانات کی تفصیل یوں بیان کی ہے کہ یہ نشانات چھ جہت میں ہیں:

(1) مدینہ کی جہت میں مقام تنعیم کے قریب ذات الحنظل نامی پہاڑی سے پہلے کا علاقہ حدود حرم میں داخل ہے۔

(2) جدہ کے راستے میں مقام حدیبیہ پر۔

(3) یمن کے راستے میں مقام اضاءۃ لبن کے قریب جبل غراب پر۔

(4) عرفات اور طائف کے راستے میں ذات السلم کے قریب ابن کریز کی گھاٹی پر۔

(5) نجد اور عراق کے راستے میں بمقام مقطع یا الصفاح، الخل کی گھاٹی پر۔

(6) جعرانہ کے راستے میں المستوفرہ کے مقام پر۔

ان تمام مقامات پر پہلے سے نشانات موجود ہیں اور موجودہ زمانے میں امام حرم مکی شیخ محمد بن عبداللہ السبیل کی زیر نگرانی ایک کمیٹی نے نہ صرف ان نشانات کی تجدید کی ہے بلکہ بعض جگہوں پر نئے نشانات بھی نصب کردیے ہیں۔

(ان معلومات کے لیے میں برادر عزیز ڈاکٹر وصی اللہ عباس کا شکر گزار ہوں کہ جن کی کتاب ''المسجد الحرام ،تاریخہ واحکامہ ،، سے استفادہ کیا۔)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد11